بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند اصولی باتیں

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے نبی اور رسول تھے اور کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا؟ اس سوال کے جواب میں جو کچھ گذشتہ چار سالوں میں مبایعین اور غیر مبایعین اور پھر مبایعین کے امام و خلیفۃ المسیح ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور غیر مبایعین کے امیر قوم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی طرف سے کہا اور لکھا گیا ہے وہ ناظرین پر پوشیدہ نہیں۔ اگر تعصب کے خیالات سے الگ ہو کر فریقین کی تحریرات اور تقریرات پر نظر ڈالی جاوے تو کوئی وجہ نہیں کہ حقیقت امر پوشیدہ رہے۔ کیونکہ جہاں تک میں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مسئلہ کوئی ایسا پیچیدہ نہیں بلکہ ایک معمولی مسئلہ ہے جو ذرا سے غور کے ساتھ باسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ مگر ہاں اسکے اہم ہونے میں کلام نہیں اور اگر دیکھا جاوے تو یہی ایک مسئلہ ہے کہ جو مبایعین اور غیر مبایعین کے اندر اصل فارق ہے باقی سب اسکے پیچھے بلکہ اسکے نیچے ہیں۔ غیر مبایعین حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول نہیں سمجھتے ہم سمجھتے ہیں اور ہمارے اس اعتقاد کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات میں آپ کو نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا اور کثرت کے ساتھ کیا مثال کے طور پر دیکھئے:-

(۱) دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا :

(۲) انی مع الرسول اقوم و من یلومہ الوم افطر و اصوم

(۳) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

یعنی زمین کہتی ہے کہ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہ پہچانتی تھی :

اللہ تعالیٰ کی پاک وحی میں مسیح موعودؑ کو صد ہا دفعہ نبی اور رسول کہا گیا

(۴) انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم واعطیك ما یدوم

(۵) انی مع الرسول اجیب واخطی واصیب۔

(۶) انی مع الرسول محیط

(۷) انی مع الرسول اقوم واقصدك واروم

(۸) انی مع الرسول فقط

(۹) انی مع الرسول اقوم واروم مایروم

(۱۰) انا ارسلنا الیکم رسولاً

(۱۱) یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔

یعنی خدا فرماتا ہے کہ اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ۔

دیکھیے کس صراحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ کلام میں حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول کہکر پکارا گیا ہے اور یہ چند الہامات تو صرف بطور نمونہ کے ہیں ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کے کلام میں سینکڑوں دفعہ نبی اور رسول اور مرسل کے الفاظ آئے ہیں چنانچہ خود حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں بلکہ اسوقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ) اب دیکھئے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تو صدہا دفعہ اپنی پاک وحی میں مسیح موعودؑ کو رسول اور نبی کے الفاظ سے یاد کرے مگر ہم آپ کو رسول اور نبی نہ مانیں۔ کیا خدا کا علم نعوذ باللہ ہم سے بھی ناقص ہے کہ باوجود یہ جاننے کے کہ مسیح موعودؑ اس کا رسول اور نبی نہیں ہے وہ اسکو رسول اور نبی کہے جاتا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ اسے اس نام کے ساتھ پکارتا ہے جب خود بھیجنے والا کہتا ہے کہ میرا یہ بندہ جو تمہاری طرف تمہاری اصلاح اور ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے میرا رسول اور نبی ہے تو ہم باوجود خدا کی اس پاک وحی پر ایمان لانیکے

اسے کس طرح رسول اور نبی نہ سمجھیں - اور اگر کہو کہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے ان الہامات کی تاویل کی ہے اور ان کو ظاہر پر حمل نہیں کیا اور نہ ہی کبھی نبوّت اور رسالت کا دعویٰ کیا تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ آپ نے الہام الٰہی کے ماتحت کمال صفائی کے ساتھ نبوّت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

حضرت مسیح موعودؑ نے نبوّت و رسالت کا دعویٰ کیا

(۱) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں - در اصل یہ نزاع لفظی ہے - خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

(۲) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (آخری مکتوب - اخبار عام پرچہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

(۳) "اسجگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعودؑ ہے کیونکہ خدا کے نبی اسکے صور ہوتے ہیں"
(چشمہ معرفت صفحہ ۷۷)

(۴) "خدا نے اپنی سنّت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت دی گئی تب وہ وقت آگیا کہ انکو اپنے جرائم کی سزا دی جائے"
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲)

(۵) "اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی مبعوث ہو گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو گا اسلئے اسکے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائینگے ...... بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونیکی نسبت ایک پیشگوئی ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(۶) "جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

(۷) "قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اسکے رسول کا

تخت گاہ ہے۔" (دافع البلا صفحہ ۱۰)

(۸) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء صفحہ ۱۱)

(۹) "کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ کا عذاب اور تمام عالم پر محیط ہونیوالا ہے جسکی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعودؑ ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ و ۶۵)

(۱۰) "قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جسکو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کرینگے یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کرینگے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعودؑ ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(۱۱) آنکہ اوداد ہر نبی را جام … داد آں جام را مرا بتمام
آنچہ من بشنوم زوحیِ خدا … بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآں منزہ اَش دانم … از خطاہا ہمیں است ایمانم
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے … من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را … بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات … واں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین … ہر کہ گوید دروغ ہست لعین
لیک آئینہ ام ز ربِّ غنی … از پئے صورتِ مہ مدنی
(نزول المسیح)

دیکھئے ان حوالجات میں حضرت مسیح موعودؑ کس صراحت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ پس جب ایک

طرف خدا آپ کو نبی اور رسول کہکر یاد کرتا ہے دوسری طرف آپ خود بھی نبوّت اور رسالت کے مدعی ہیں تو پھر شک کی گنجائش ہی کیا رہی۔ غور کا مقام ہے کہ خدا آپ کو نبی کہتا ہے آپ خود نبوّت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسپر لطف یہ کہ آنحضرت صلعم بھی مسیح موعودؑ کو نبی اللہ کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں (دیکھو صحیح مسلم) پس ان تین زبردست شہادتوں کے ہوتے ہوئے کوئی احمدی کس طرح یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ مسیح موعودؑ نبی نہیں ہے مگر افسوس باینہمہ ہمارے غیر مبایعین احباب یہ کہے ہی چلے جاتے ہیں کہ مسیح موعودؑ نبی اور رسول نہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بھائی اگر ہمارا آقا اور امام مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی کامل اتباع کی وجہ سے نبوّت کے مقام کو پہنچ جائے تو بتاؤ ہمارے لئے خوشی کا موقع ہے کہ کڑھنے کا؟ اگر تو مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوّت سے محمّد رسول اللہ صلعم سے قطع تعلّق لازم آتا اور اسلام کو چھوڑنا پڑتا تو پھر البتہ واقعی ناراضگی کی بات تھی لیکن اگر اسلام بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور خدا کے الہام کے مطابق مسیح موعودؑ نبی بھی مان لیا جاوے تو چشم ما روشن دل ما شاد مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا اور خواہ مخواہ انکار کئے چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسیح موعودؑ نے نبوت کے دعویٰ سے انکار کیا ہے مگر انصاف کا مقام ہے کہ کیا ایسا شخص جسے خدا بار بار نبی اور رسول کہے اور اس نے خود بھی سینکڑوں جگہ اپنے آپ کو نبی اور رسول لکھا ہو کبھی نبوت سے انکار کر سکتا ہے۔ انکار کے تو یہ الفاظ ہونے ہیں کہ میں نبی نہیں اور خدا نے میرا نام نبی نہیں رکھا لیکن حضرت مسیح موعودؑ تو بجائے اسکے یہ فرماتے کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی ہیں" پھر فرماتے ہیں کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور میں اسپر قائم ہوں اسوقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں"۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر لکھتے ہیں کہ "خدا نے میری صداقت ثابت کرنے کے لئے مجھے اسقدر نشانات دیئے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوّت ثابت ہو سکتی ہے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷) ایسی صراحت کے ساتھ نبوّت کا دعویٰ

کرنیوالے کی نسبت یہ کہنا کہ اس نے نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا کمال درجہ کی جرأت ہے جو ہماری تو سمجھ میں بھی نہیں آتی - پھر عجیب بات یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات اگر ہزار آدمیوں پر تقسیم کر دیئے جاویں تو وہ نبی بن جائیں اور انکی نبوّت ثابت ہو جاوے مگر خود حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت ثابت نہیں! اسکے تو یہ معنی ہوئے کہ اگر ایک شخص کے پاس دس لاکھ روپیہ ہو اور ہم کہیں کہ اسکی دولت اسقدر ہے کہ دس آدمیوں پر بھی تقسیم کر دی جاوے تو وہ دولتمند اور مالدار کہلا سکتے ہیں لیکن باوجود اسکے وہ خود مالدار نہ کہلا سکے اور اسکی نسبت یہی کہا جاوے کہ اسکے پاس اسقدر دولت نہیں کہ اسے دولتمند کہہ سکیں - جائے غور ہے کہ حضرت صاحب کہتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اسقدر کثرت کے ساتھ نشانات کا روحانی مال دیا ہے کہ اگر وہ مال ہزار آدمیوں پر بھی تقسیم کر دیا جاوے تو پھر بھی ان میں سے ہر ایک کے پاس اسقدر روحانی مال ہو جاوے کہ وہ سب نبی کہلا سکیں تو بتاؤ کہ کیا اس صورت میں خود حضرت مسیح موعودؑ غیر نبی ہی رہینگے تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ -

اوائل میں انکارِ نبوّت کی وجہ

باقی رہی یہ بات کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی تحریرات میں جو نبوّت کے دعویٰ سے انکار پایا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے - سو اسکے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا کہ اس میں شک نہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کا انکار کیا اور انکار بھی معمولی نہیں بلکہ بڑی شد و مد کے ساتھ کیا اور اللہ تعالیٰ کے الہام میں جو ایسے الفاظ وارد ہوئے ہیں انکو حقیقت پر محمول نہیں کیا بلکہ استعارہ اور مجاز قرار دیکر انکی تاویل فرمائی لیکن ذرا غور سے دیکھا جاوے تو اس انکار کی اصل وجہ بھی صاف نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوائل میں آپ مسلمانوں کے عام رائج عقیدہ کی بنا پر نبوّت کی یہ تعریف فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایک نبی کیلئے شریعت میں کچھ نہ کچھ تغیر تبدل کرنا ضروری ہے یا کم از کم یہ ضروری ہے کہ ہر ایک نبی مستقل حیثیت رکھے یعنی اس نے بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے براہ راست اللہ تعالیٰ سے نبوّت کا انعام پایا ہو چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

اوائل میں حضرت صاحب کے نزدیک نبوت کی تعریف

"چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی اُمّت نہیں کہلاتے اور براہِ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اسجگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔" (خط مطبوعہ الحکم ۱۸۹۹ء) پھر فرماتے ہیں:-

"جو غیب کی خبر خدا سے پاکر دیوے اسکو عربی میں نبی کہتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح کے معنی الگ ہیں اسجگہ (یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جو خدا کے الہام میں نبی اور رسول کے الفاظ آئے ہیں انمیں ناقل) محض لغوی معنی مراد ہیں (اربعین نمبر ۲ ۱۹۰۰ء)

ان دو حوالجات سے ظاہر ہے کہ آپ اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کے لئے صاحب شریعت ہونا یا کم از کم مستقل حیثیّت رکھنا ضروری سمجھتے تھے اور اسی خیال کے ماتحت آپ اپنے متعلق نبوّت اور رسالت کا انکار فرماتے رہے اور خدا کے کلام کی تاویل کرتے رہے اور اپنے لئے صرف لغوی معنوں میں لفظ نبی کا اطلاق جائز رکھا اور اصطلاحی معنوں سے ہمیشہ انکار کرتے رہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

چند زبردست انکاری حوالے

"مَیں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سُنّت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلّم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوّت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ پر ختم ہو گئی۔" (اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء) پھر فرماتے ہیں:-

"مجھے نبوّت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں بلکہ جیسا کہ مَیں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں لکھ چکا ہوں میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلّم خاتم الانبیاء ہیں سو مَیں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح

کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصوّر فرما کر بجائے نبی کے محدّث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں" (از مجموعہ اشتہارات فروری ۱۸۹۲ء) پھر فرماتے ہیں:-

"اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سُنّت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوّت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں (آسمانی فیصلہ ۱۸۹۱ء) پھر فرماتے ہیں:-

"کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیّین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہوں ..... لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات اور جو اللہ جلشانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوّت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے انکو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے...... ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی او رسول علٰی وجہ الحقیقت والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعت الغراء فھو کافر کذاب غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوّت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادت میں نئی طرز پیدا کریگا اور احکام میں کچھ تغیر تبدّل کر دیگا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اسکے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف

کو مانتا ہے" (انجام آتھم سنہ ۱۸۹۶ء)

ان حوالجات میں جو اس قسم کے بہت سے دوسرے حوالجات سے بطور اقتباس لیئے گئے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ نبوّت کے دعویٰ سے انکار کر رہے ہیں لیکن جہاں نبوّت سے انکار ثابت ہو رہا ہے وہاں یہ بات بھی ظاہر ہے کہ اس انکار کی وجہ ساری یہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک نبوّت کا دعویٰ انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے تبھی تو یہ لکھتے ہیں کہ نبوّت کا مدعی ضرور قرآن شریف میں کچھ تغیر تبدل کریگا اور بغیر استفاضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے خدا سے نبوّت پانیکا مدعی ہوگا اور نیا کلمہ بنائیگا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ اگر واقعی یہ باتیں نبوت کے ساتھ لازم ہیں اور نبی وہی ہو سکتا ہے جو شریعت میں کچھ دخل دے یا بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے براہ راست خدا سے نبوّت پانیکا مدعی ہو تو پھر کسی صورت میں بھی حضرت صاحبؑ کی طرف ایسا دعویٰ منسوب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نہ تو آپ نے شریعت میں کوئی دخل دیا اور نہ ہی براہِ راست کوئی انعام پانے کے مدعی ہوئے لیکن ہم تو کہتے ہیں کہ یہ باتیں نبی کے لئے ضروری ہی نہیں ہیں اور صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ گو اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ ان شرائط کو نبوّت کے لئے ضروری سمجھتے تھے جیسا کہ اوپر حوالجات سے ثابت کیا جا چکا ہے لیکن بعد میں آپنے ان شرائط کو قائم نہیں رکھا اور صاف اور واضح الفاظ میں لکھا کہ صرف کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانا ہی نبوّت ہے اور یہ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ کسی نبی سابق کی اُمّت نہ کہلائے گویا جس نبوّت کو آپ اوائل میں صرف لغوی نبوّت کے نام سے موسوم کرتے تھے بعد میں اسی کو آپنے حقیقی معنوں میں نبوّت قرار دیا اور بار بار لکھا کہ خدا کی اصطلاح اور تمام نبیوں کی اصطلاح اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے نبی وہی ہوتا ہے جو کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پاوے شریعت کا لانا یا مستقل حیثیت رکھنا اسکے لیئے ضروری نہیں یعنی اوائل میں تو لغوی نبوّت اور اصطلاحی نبوّت میں فرق کرتے تھے

لیکن بعد میں آپ نے اسی لغوی نبوت کو اصطلاحی نبوّت بھی قرار دیا اور جسکو پہلے اصطلاحی نبوّت سمجھتے تھے (یعنی شریعت کا لانا اور براہِ راست انعام پانا) اُسے اب ایک زائد چیز قرار دیا جو ضروری نہیں کہ ہر ایک نبی میں پائی جاوے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

خدا کی اصطلاح

"خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جس میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

پھر فرماتے ہیں:- "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام بموجب حکمِ الٰہی نبوّت رکھتا ہوں" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

نبیوں کی اصطلاح

"جبکہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے اور اسمیں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ رہے اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوّت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیۃ صفحہ ۱۲)

قرآن شریف

"جس کے ہاتھ پر اخبارِ غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرورت اسپر مطابق آیت فلا یظھر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آویگا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرمایا:- "قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونیکے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا" (ایک غلطی کا ازالہ)

مسیح موعودؑ

"ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوّت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوّت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جسکو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جاویں اس کا نام نبی رکھتے ہیں"

پھر فرماتے ہیں:- "میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جسپر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو" (تجلیات الٰہیہ ۲۵)

اس کی تعریف نبوت سے انکار نادانی ہے

"ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوّت کے نام سے موسوم نہیں کرتے (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۱)

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (براہین پنجم صفحہ ۱۳۸)

نبی کا شارع ہونا یا براہ راست نبوت پانا ضروری نہیں

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ کسی اور رسول کا متبع نہ ہو یعنی مستقل حیثیت رکھنا ضروری نہیں بلکہ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں نبوت صرف ایک موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ دیکھئے اب حضرت صاحب کس صراحت کے ساتھ اس شرط کا انکار کر رہے ہیں جو خود آپ پہلے ضروری قرار دیتے تھے یعنی یہ کہ نبی کا شارع ہونا یا کم از کم کسی نبی سابق کا متبع نہ ہونا ضروری ہے۔ ان دو نو بیانات میں تطابق قطعاً ناممکن ہے کیونکہ اوائل کی تحریریں تو صاف طور پر یہ بتا رہی ہیں کہ نبی کے لئے شارع ہونا یا براہ راست بغیر اتباع کسی دوسرے نبی کے انعام پانا ضروری ہے اور بعد کی تحریریں اسی صفائی کے ساتھ یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ نبی کے لئے یہ شرط ضروری نہیں بلکہ جب کثرت مکالمہ مخاطبہ امور غیبیہ پر مشتمل ہو اور اس میں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ ہے تو یہی نبوت کے نام سے موسوم ہوتی ہے پس تناقض ظاہر ہے۔ اور یہ جو جناب مولوی محمد علی صاحب نے کوشش کی ہے کہ ہر دو قسم کے پہلے اور پچھلے حوالجات میں اس طرح تطابق ثابت کیا جاوے کہ پہلے حوالجات میں اصطلاحی نبوت کا ذکر ہے اور بعد کے حوالجات میں لغوی نبوت کا ذکر ہے یعنی جب حضرت صاحب نے یہ بیان کیا کہ نبی کے لئے شارع ہونا یا براہ راست بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے نبوت پانا ضروری ہے تو آپ نے اصطلاحی نبوت مراد لی اور جب آپ نے یہ کہا کہ نبی کے لئے شارع ہونا ضروری نہیں اور نہ براہ راست نبوت پانا ضروری ہے بلکہ کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام ہی نبوت ہے تو آپ نے اصطلاحی نبوت مراد نہیں لی بلکہ محض لغوی نبوت مراد لی لہٰذا تناقض نہ رہا یہ کوشش بالکل ناکام ہے بلکہ (ناظرین مجھے معاف رکھیں) ہنسی کے قابل ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی بیشمار تحریرات میں نبوت کی اس تعریف کو نہ صرف کھول کھول کر لکھتے ہیں بلکہ اکثر جگہ صراحتاً یہ ذکر فرماتے ہیں کہ یہ خدائی اصطلاح ہے۔ وہ

اوائل اور بعد کی تعریفات نبوت میں اختلاف ہے

نبیوں کی اصطلاح ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح ہے وغیرہ وغیرہ اگر یہ اصطلاحی نبوّت کی تعریف نہیں تو خدارا ہم کو بتاؤ کہ اصطلاح کس چیز کا نام ہے؟ اگر یہ تعریف نبوّت باوجود خدا کی اصطلاح اور نبیوں کی اصطلاح اور قرآن شریف کی اصطلاح اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصطلاح ہونے کے اصطلاحی نبوّت کی تعریف نہیں بلکہ کوئی اور چیز ہے تو پھر ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں کیونکہ جب بیّنات کا انکار شروع ہو جاوے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سورج کا انکار کر دے تو ہم اس کو کس طرح سمجھائیں کہ سورج کوئی چیز ہے۔ غضب ہے حضرت صاحب صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ خدا اور انبیاء اور قرآن شریف کی اصطلاح میں نبوت صرف کثرت کے ساتھ امورِ غیبیہ پر اطلاع پانیکا نام ہے اسکے ساتھ شریعت کا ہونا ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ نبی کسی دوسرے نبی کے تابع نہ ہو مگر باوجود اسکے ہم کو کہا جاتا ہے کہ یہ سب لغوی نبوّت کا ذکر ہے اور اگر کہیں اصطلاحی نبوّت کا ذکر ہے تو وہ صرف ان حوالجات میں ہے جو غیر مبایعین پیش کرتے ہیں!! دیکھو آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔

بیشک حضرت مسیح موعودؑ کے کلام میں عدم تناقض ثابت کرنا بالذّات ایک مستحسن امر ہے لیکن خدارا اتنا تو غضب نہ کرو کہ بیّنات کا انکار لازم آوے۔ جہاں فی الواقع تناقض ہے وہاں تمہاری کوششیں سوائے اسکے کہ خصم کو ہنسی کا موقعہ دیں اور کیا نتیجہ پیدا کر سکتی ہیں۔ بھلا یہاں تو آپ نے کچھ کوشش بھی کی یہ تو بتائے کہ وہاں کیا کرو گے کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ مسیحؑ ناصری خود آسمان سے نازل ہوگا (براہین احمدیہ) اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ نہیں وہ مر گیا ہے اور آنیوالا میں ہوں (بعد کی کتب) پھر وہاں کیا کرو گے کہ ایک جگہ لکھا کہ مسیحؑ ناصری مجھ سے افضل ہے اور اگر مجھے اسپر کوئی فضیلت ہے تو صرف جزوی جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے (تریاق القلوب) اور پھر خود دوسری جگہ لکھا ہے کہ میں تمام شان میں مسیحؑ ناصری سے افضل ہوں اور مجھے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے (ریویو و دافع البلاء و حقیقۃ الوحی) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو جواب ان تناقضات کا حضرت مسیح موعودؑ نے دیا ہے اور ہم بھی ہمیشہ دیتے ہیں

وہی یہاں دیا جا سکتا ہے اور وہی دینا چاہیئے اور وہی ہے جو خصم کی حقیقی تسلی کر سکتا ہے ورنہ اس طرح کب تک آپ خصم کی آنکھوں میں خاک ڈالتے رہینگے۔ کیا دشمن کے ہاتھ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب دیتے ہوئے یہ الفاظ نکال ڈالو گے۔ کہ خدا کی اصطلاح اور نبیوں کی اصطلاح اور قرآن شریف کی اصطلاح میں کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانا ہی نبوت ہے اسکے ساتھ شریعت کا ہونا ضروری نہیں وغیرہ وغیرہ؟ جب یہ نہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب جیسی ہیں ویسی ہی رہینگی تو خود ہی سوچو کہ تمھاری یہ کاغذ کی ناؤ کب تک چلے گی پھر بھلا یہ تو بتائیے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ جو لکھا ہے کہ :-

"نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" اگر اسجگہ جیسا کہ آپ کہتے ہیں لغوی نبوت کا ذکر ہے (اصطلاحی نبوت کا یعنی اس نبوت کا جو ایک مسلمان عام طور پر نبی کا لفظ بولتے ہوئے مراد لیتا ہے) ذکر نہیں تو اس عبارت کے یہ معنی ہونگے کہ لغوی نبی وہ ہوتا ہے جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو اور یہ کہ لغوی نبی کے لیئے شریعت کا لانا ضروری نہیں ہے اور نہ یہ ضروری ہے کہ لغوی نبی صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو جسکے یہ معنی ہیں کہ اگر لغوی نبی شریعت لے آوے یا کسی صاحب شریعت نبی کی اتباع سے باہر ہو تو حرج بھی نہیں یعنی لغوی نبی کے لئے امکان ہے کہ وہ خدا کی طرف سے کوئی شریعت لاوے اور نیز اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ کسی صاحب شریعت نبی کی اتباع سے باہر ہو کیونکہ ضروری نہیں کے الفاظ اردو زبان میں اسجگہ بولے جاتے ہیں کہ جہاں دونو باتوں کا امکان ہو مثلاً اگر یہ کہیں کہ مسلمان کے لئے نماز نوافل کا پڑھنا ضروری نہیں تو اسکے یہی معنی ہونگے کہ اگر پڑھے تو اچھا ہے لیکن اگر نہ پڑھے تو پھر یہ نہیں کہ وہ اسلام سے خارج ہو جاویگا اسی طرح حضرت صاحب نے جو یہ کہا کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں تو اسکے یہی معنی ہونگے کہ بغیر شریعت کے بھی نبی ہو سکتا اور شریعت والا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر یہاں نبی سے صرف

لغوی نبی مراد لیں تو پھر یہ ماننا پڑتا ہے کہ لغوی نبی بھی صاحب شریعت ہو سکتا ہے مگر یہ سراسر باطل ہے اور خود غیر مبایعین بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ شریعت صرف اصطلاحی نبی کو ملتی ہے لغوی نبی کو نہیں ملتی پس معلوم ہوا کہ اسجگہ حضرت مسیح موعود اصطلاحی نبی کا ذکر فرما رہے ہیں نہ کہ محض لغوی نبی کا۔ مختصراً یہ کہ اسجگہ ایسے نبی کا ذکر ہے جس کو شریعت مل سکتی ہے گو یہ نہیں کہ ہمیشہ ضرور ملے اور چونکہ شریعت صرف اصطلاحی نبی کو مل سکتی ہے اسلئے ثابت ہوا کہ یہاں اصطلاحی نبی کا ذکر ہے نہ کہ محض لغوی نبی کا۔ وھو المراد ۔

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے یہ بات ثابت ہے کہ پہلے جو حضرت صاحب یہ شرط بیان کیا کرتے تھے کہ نبی کے لئے شارع ہونا یا کم از کم مستقل حیثیت رکھنا ضروری ہے اسکو بعد میں آپنے قائم نہیں رکھا اور صاف طور پر کئی جگہ لکھا کہ نبی کے لئے نہ یہ ضروری ہے کہ وہ شارع ہو اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ کسی صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو بلکہ نبوت صرف ایک موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ گویا نبوّت کی تعریف کے لحاظ سے پہلی اور پچھلی تحریرات میں متناقض ہے۔

اس تناقض کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں حضرت مسیح موعودؑ پر نبوّت کی تعریف کے متعلق دو زمانے گذرے ہیں اوائل میں آپ نبی کے لئے شارع ہونا یا کم از کم بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے نبوّت پانا ضروری سمجھتے تھے لیکن بعد میں آپنے اپنے اس عقیدہ میں تبدیلی کی یہی وجہ ہے کہ ابتدائی تحریرات میں آپ یہ لکھتے ہیں کہ ہر ایک نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ شریعت میں تغیر تبدل کرے یا کم از کم نبی سابق کی اُمت نہ کہلائے بلکہ بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کی نبوّت پاوے مگر بعد کی تحریرات میں آپ کمال صفائی کے ساتھ یہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کا نہ تو شارع ہونا ضروری ہے اور نہ مستقل حیثیت رکھنا۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کی یہ سُنّت ہوتی ہے کہ وہ اس وقت تک نہ کسی کام کو شروع کرتے ہیں اور نہ چھوڑتے ہیں جبتک اللہ کی طرف سے حکم نہ آدے۔ یہی طرز حضرت مسیح موعودؑ کی تھی۔ آپ بھی اسوقت تک عام رائج عقیدہ کو

اس اختلاف کی کیا وجہ ہے

نہیں چھوڑتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ بار بار کی وحی سے آپ پر اس کا بطلان نہ ثابت کر دیتا تھا چنانچہ دیکھئے مسیح ناصری کی وفات کے عقیدہ کے متعلق بھی باوجود اسکے کہ آپ کو الہامات ہو چکے تھے کہ تو ہی مسیح موعودؑ ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تاویل فرمائی اور عام عقیدہ کو نہیں چھوڑا بلکہ براہین احمدیہ میں اس کا اظہار بھی کیا۔ ہاں جب بار بار کے الہامات نے تاویل کی گنجائش نہ چھوڑی اسوقت آپ نے اپنا عقیدہ بدلا اور نئے عقیدہ کا اظہار کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"کہتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنیکا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ جب تک خدا نے مجھے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰؑ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے ..... میں نے بجز کامل یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھیرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ..... میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعودؑ قرار دیا ہے۔ اور میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا (اعجاز احمدی صفحہ ۷۶)

اس احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں مجاز اور استعارہ کا بھی استعمال ہوتا ہے اسلئے حضرت مسیح موعودؑ بغیر کامل تصریح کے یہ نہیں چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو ظاہر پر عمل کر کے عام رائج عقیدہ کے خلاف کوئی بات کہیں کیونکہ جب کلام الٰہی میں مجاز کا احتمال ہے تو لا محالہ جب کبھی عام رائج عقیدہ کے خلاف کوئی

الہام یا وحی ہو تو لازماً پہلا خیال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اغلباً کلام الٰہی کے الفاظ حقیقت پر محمول نہیں بلکہ ان میں مجاز اور استعارہ کو اختیار کیا گیا ہے ہاں جب وہی الہام بار بار اور صراحت کے ساتھ ہو تو اسکو ظاہر پر حمل کرنا پڑتا ہے اور عام عقیدہ کو غلط سمجھنا پڑتا ہے۔ یہ ایک انبیاء کی سُنّت ہے جو پرلے درجہ کی مومنانہ احتیاط پر مبنی ہے اور یہ طرز حضرت مسیح موعود میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں نظر آتی ہے۔ اور آپ کی زندگی میں اسکی بہت مثالیں ملتی ہیں۔ ایک واضح مثال تو عرض کر چکا ہوں دوسری واضح مثال مسئلہ افضلیت میں ملتی ہے۔ گو آپ کو الہام الٰہی ابتدا سے ہی مسیحؑ ناصری سے کلیۃً افضل قرار دیتا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود اوائل میں اپنے آپکو غیر نبی سمجھتے تھے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷) اسلئے آپ کلام الٰہی کی اس طرح پر تاویل فرماتے رہے کہ جو امر میری فضیلت کا ظاہر ہوتا ہے اس سے جزوی فضیلت مراد ہے کُلّی فضیلت مراد نہیں لیکن بعد میں آپنے کمال صفائی کے ساتھ لکھا کہ مجھے مسیحؑ ناصری پر کُلّی فضیلت حاصل ہے چنانچہ ایک صاحب کے سوال پر کہ تریاق القلوب میں تو آپ یہ لکھتے ہیں کہ مَیں مسیحؑ سے افضل نہیں اور ریویو وغیرہ میں اپنے آپکو افضل قرار دیتے ہیں اس تناقض کی کیا وجہ ہے؟ آپ فرماتے ہیں:۔

”یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے کوئی خوشی ہے نہ کوئی غرض کہ مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے قل اجرّد نفسی من ضروب الخطاب یعنی ان کو کہدے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ مَیں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اسمیں دخل نہیں ہے رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں مَیںنے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنیوالا مسیح مَیں ہی ہوں۔

اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسولؐ نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت مسیحؑ آسمان پر سے نازل ہونگے اسلئے مینے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعودؑ جو آنیوالا ہے تو ہی ہے اور ساتھ اسکے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونو میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنیوالا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھدیا تھا...... اسی طرح اوائل میں یہ میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریمؑ سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو مَیں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۰)

اس تحریر میں دیکھئے کس صفائی کے ساتھ حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں کہ آپ باوجود الہام الٰہی کے اپنے پُرانے عقیدہ پر جمے رہے اور جب تک بار بار اور صراحت کے ساتھ وحی نہیں ہوئی آپ نے پہلے عقیدہ کو نہیں بدلا۔ غرض یہ حضرت صاحب کی ایک عام طرز ہے کہ آپ عام رائج الوقت عقیدہ کو ہی بیان کرتے چلے جاتے تھے جب تک کہ الہام الٰہی صراحت کے ساتھ اور بار بار اسکا بطلان نہ ثابت کرے۔ یہی یہاں واقع ہوا۔ چونکہ عام طور پر مسلمانوں کے اندر یہ خیال پھیلا ہوا تھا اور اب بھی یہی خیال پھیلا ہوا ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے کہ جو شریعت لاوے اور مستقل حیثیت رکھے یعنی کسی نبی سابق کے تابع نہ ہو چنانچہ باب نبوت کے بند ہو جانے کی سب سے بڑی اور عام دلیل جو وہ دیا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ چونکہ شریعت کامل ہو چکی ہے اسلئے اب کوئی نبی نہیں آسکتا غرض چونکہ یہ عام طور پر خیال پھیلا ہوا

ہے کہ ہر نبی شریعت میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کرتا ہے اسلئے حضرت مسیح موعودؑ بھی اس عام عقیدہ کی بنا پر اپنی ابتدائی تحریرات میں یہی لکھتے رہے کہ نبی کے لئے شارع ہونا یا کم از کم مستقل حیثیت رکھنا ضروری ہے لیکن بعد میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر اپنی نبوّت کے متعلق حقیقت امر کا انکشاف ہُوا تو آپ نے اسکے خلاف کیا اور بار بار بالصراحت لکھا کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی کا تابع نہ ہو۔ اس تبدیلی کی وجہ سے ہے کہ ہم آپ کی ابتدائی تحریرات میں بار بار اور شدو مد کے ساتھ یہ لکھا پاتے ہیں کہ میں نبی نہیں بلکہ صرف جزوی نبی ہوں لیکن بعد کی تحریرات میں آپ نے جزوی کا لفظ بالکل متروک کر دیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد کی کسی تحریر میں آپ نے اپنے متعلق جزوی نبی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے تو آپ قریباً اپنی ہر ایک تحریر میں یہ لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں بلکہ صرف جزوی نبی ہوں لیکن بعد میں کسی ایک تحریر میں بھی ہم یہ الفاظ نہیں پاتے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ اوائل میں آپ عام عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتے تھے کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری ہے اور یا کم از کم یہ ضروری ہے کہ وہ کسی اور نبی کے تابع نہ ہو یعنی کسی اور نبی کی اتباع کی وجہ سے نبوت نہ پاوے بلکہ براہ راست اسے یہ انعام ملا ہو اسلئے اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کے الہام میں اور حدیث میں جو نبی کا لفظ واقع ہُوا ہے اسکی تاویل فرماتے رہے۔ یہ زمانہ بھی عجیب زمانہ تھا۔ ایک طرف تو آپ دیکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آپ کے متعلق نبی اور رسول کا لفظ کئی دفعہ واقع ہُوا ہے دوسری طرف آپ عام عقیدہ کی بنا پر یہ خیال کیئے ہوئے تھے کہ نبی کا شارع ہونا یا کم از کم کسی گذشتہ نبی کا تابع نہ ہونا ضروری ہے۔ جسکے یہ معنی تھے کہ اگر آپ نے نبوّت کا دعویٰ کیا تو سمجھا جائیگا کہ آپ نے اسلام سے علیحدگی اختیار کر لی ہے حالانکہ اسلام کی خدمت ہی کے لئے تو آپ کی بعثت ہوئی تھی۔ مگر دوسری طرف خدا کا الہام بھی غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ پس اس صورت میں آپ نہ تو کلی طور پر اپنے لئے لفظ نبی کے اطلاق کا انکار کر سکتے تھے اور نہ ہی نبوّت کے مروجہ مفہوم کے لحاظ سے نبی کا دعویٰ

کر سکتے تھے۔ یہ پوزیشن واقعی بہت نازک تھی۔ ایک طرف اللہ کا الہام آپ کو نبی قرار دیتا تھا دوسری طرف آپ عام عقیدہ کی بنا پر یہ دیکھتے تھے کہ نبوّت کے تمام شرائط آپ میں پائے نہیں جاتے گو اکثر پائے جاتے ہیں پس آپ نے ان دونوں میں اپنی معروف سُنّت اور طرز کے موافق اس طرح تطابق کیا کہ خدا کے کلام میں میری نسبت جو نبی اور رسول کے الفاظ آئے ہیں وہ اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ ان سے صرف جزوی نبوّت اور محدثیت مراد ہے اور اس بنا پر نبوت سے انکار کرتے رہے۔ یہ ایک تطابق کی صورت تھی جو آپ نے دونو پہلوؤں کے بین بین نکالی ایسے طور سے کہ نہ تو خدا کے کلام کا انکار لازم آیا اور نہ ہی مسلمانوں کے عام رائج عقیدہ کے خلاف کوئی بات مانی گئی یاد رہے کہ یہ وہی طرز ہے کہ جو آپ اس سے پہلے دعویٰ مسیح موعودؑ کے متعلق اختیار کر چکے تھے۔ مسیح موعودؑ کے متعلق بھی آپ کو براہین کے زمانہ سے الہام ہو چکا تھا کہ تو مسیح موعود ہے لیکن آپ نے مسلمانوں کے عام رائج عقیدہ کو بارہ سال تک نہیں چھوڑا اور خدا کے کلام کی اس طرح پر تاویل فرمائی کہ میرے اندر بھی مسیحی روح ہے۔ اس طرح آپ نے اس مسئلہ میں کیا اور مسلمانوں کے عام معروف عقیدہ سے علیحدگی پسند نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تاویل فرماتے رہے اور اس بات پر قائم رہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو آپ کی نسبت نبوّت کا لفظ آیا ہے اس سے صرف محدثیت یعنی جزوی نبوّت مراد ہے کیونکہ آپ دیکھتے تھے کہ نبوّت کے تمام اجزا اور شرائط آپ میں پائے نہیں جاتے۔ غرض ایک عرصہ تک آپ اپنے اس خیال کا اظہار فرماتے رہے لیکن ادھر خدا کے کلام میں آپ کے متعلق اور زیادہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ نبی اور رسول کا لفظ استعمال ہونے لگا۔ اور آپ نے دیکھا کہ اگر یہ الفاظ صرف بطور استعارہ کے استعمال ہوئے تھے تو یہ ضروری تھا کہ ان میں اسقدر صراحت اور شدومد اور تکرار نہ ہوتا کیونکہ یہ تو ممکن ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ بطور استعارہ کے ایک جزوی نبی کو بھی نبی اور رسول کرکے پکار لے مگر عقل اس بات کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ ایک ایسے شخص کی نسبت جو در اصل نبی نہیں اس

صراحت اور شدمد اور تکرار کے ساتھ ان الفاظ کا استعمال ہو اور لگاتار ہوتا چلا جاوے اور اس لمبے عرصہ میں کبھی ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام میں اس بات کی طرف اشارہ نہ ہو کہ یہ الفاظ بطور استعارہ استعمال ہوئے ہیں اور یہ کہ نبی سے مراد نبی نہیں بلکہ صرف جزوی نبی ہے۔ پس اس بات نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ نبی اور رسول کے الفاظ کو حقیقت پر محمول سمجھیں اور اپنے آپ کو نبی اور رسول مان لیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"اوائل میں (یعنی براہین کے زمانہ سے لیکر تریاق القلوب کے زمانہ تک جیسا کہ سائل کے سوال سے ظاہر ہے ناقل) میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریمؑ سے کیا نسبت ہے (کیوں نسبت نہیں اسلیئے کہ۔ناقل) وہ نبی ہے (اور میں نبی نہیں چنانچہ آپنے تریاق القلوب میں اپنے آپ کو غیر نبی لکھا۔ناقل) اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے (اور میں مقربین میں سے تو ہوں مگر مسیح ابن مریم کی طرح بزرگ مقربین میں سے نہیں ہوں ۔ناقل) اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا (یعنی اگر کبھی مجھے اللہ کے کلام میں نبی کہکر پکارا جاتا یا بزرگ مقربین میں شمار کیا جاتا۔ناقل) تو میں اسکو جزوی فضیلت قرار دیتا (یعنی اگر نبی وغیرہ کوئی لفظ میری نسبت استعمال ہوتا تو میں اسکو اصل حقیقت پر محمول نہ کرتا بلکہ جزوی معنوں میں لیتا۔ناقل) مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا (یعنی اس عقیدہ پر نہ رہنے دیا کہ نبی وغیرہ الفاظ استعمال کیئے جانے سے جو میری فضیلت ظاہر ہوتی ہے وہ صرف جزوی ہے ۔ناقل) اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا (یعنی گو پہلے بھی مجھے نبی کا خطاب دیا جا چکا تھا اور خدا کے الہام میں ایسے الفاظ استعمال ہوئے تھے مگر اب اسقدر صراحت اور تاکید کے ساتھ یہ الفاظ استعمال ہوئے کہ تاویل کی گنجائش نہ رہی اور مجھے اپنے آپ کو نبی اور مسیحؑ سے افضل سمجھنا پڑا۔ناقل) مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (نا' حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّت قدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو' حضرت مسیح موعودؑ)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰

اس حوالہ سے جسکی تشریح کے لئے مَینے بحیثیت ناقل کے خطوط وحدانی کے اندر بعض الفاظ زائد کیئے ہیں نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اوائل میں اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کی تاویل فرماتے رہے اور ان کو حقیقت پر محمول قرار نہ دیا جسکی وجہ یہ تھی کہ آپ عام رائج الوقت خیال کی بنا پر نبی کا شارع ہونا یا کم از کم براہِ راست بغیر اتباع کسی دوسرے نبی کے نبوّت پانا ضروری سمجھتے تھے لیکن جب کثرت اور صراحت کے ساتھ یہ الفاظ استعمال ہونے لگے اور تاویل کی گنجائش نہ رہی تو اسوقت آپنے ان الفاظ کو ظاہر پر حمل کر کے اپنے آپ کو نبی اور رسول قرار دیا اور اسی وجہ سے نبی کی عام مشہور تعریف کے خلاف آپنے یہ لکھا کہ نبی کے لئے شارع ہونا ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ براہِ راست نبوّت پاوے کیونکہ جب آپ کا نبی ہونا متحقق ہو گیا تو جو بات آپ میں نہیں پائی جاتی تھی اسکو آپ کس طرح نبوّت کی شرط قرار دے سکتے تھے اسجگہ بعض لوگ کمال سادگی کے ساتھ یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ اس عبارت میں تو ذکر فضیلت مسیحؑ کے مسئلہ کا ہے نبوّت مسیح موعودؑ کا نہیں۔ اسکے جواب میں خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی پر کلی فضیلت پا جاوے جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ تریاق القلوب میں فرماتے کہ "یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے" (تریاق القلوب) اس حوالہ میں حضرت مسیح موعودؑ صراحت کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ مَینے جو مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کا ذکر کیا ہے اس سے محض جزوی فضیلت مراد ہے کلی فضیلت مراد نہیں کیونکہ مَیں جو ایک غیر نبی ہوں مسیح ناصری پر جو ایک نبی ہے کلی فضیلت نہیں رکھ سکتا ہاں جزوی فضیلت رکھتا ہوں جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے لیکن بعد میں آپنے لکھا کہ مجھے مسیح ناصری پر کلی فضیلت حاصل ہے اور یہ کہ میں تمام شان میں افضل ہوں

اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے آپ اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے لیکن بعد میں نبی سمجھنے لگ گئے کیونکہ ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں کہ غیر نبی کو ایک نبی پر کلی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی صرف جزوی ہو سکتی ہے اور دوسری طرف فرماتے ہیں کہ مجھے مسیح ناصری پر (جو کہ ایک نبی تھا) کلی فضیلت حاصل ہے پس گو اسجگہ بے شک اصل سوال فضیلت کا ہی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی تو ثابت ہو گیا کہ آپ نبوّت کے مدعی ہیں اور یہ کہ آپ پہلے (یعنی تریاق القلوب کے زمانہ تک) اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے لیکن بعد میں نبی سمجھنے لگ گئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ جب آپ نے فضیلت کے مسئلہ میں تبدیلی کی اور تریاق القلوب کی عبارت کو منسوخ قرار دیا تو ساتھ ہی اس قاعدہ کو بھی منسوخ قرار دیدیا کہ ایک غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت نہیں ہو سکتی بلکہ صرف جزوی ہو سکتی ہے پس اس صورت میں آپ کا بعد میں اپنے لئے مسیح ناصری کے اوپر کلی فضیلت کا دعویٰ کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ آپ نبوّت کے مدعی ہیں کیونکہ جب ایک غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت ہو سکتی ہے تو یہی کہا جائیگا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے باوجود غیر نبی ہونے کے مسیح پر کلی فضیلت پالی مگر یہ شبہ قلّت تدبّر کا نتیجہ ہے کیونکہ حقیقۃ الوحی میں جہاں حضرت صاحبؑ نے اپنے اس عقیدہ کو منسوخ قرار دیا ہے کہ میں مسیح سے تمام شان میں افضل نہیں وہاں اس عقیدہ کو کہ غیر نبی نبی سے کلی طور پر افضل نہیں ہو سکتا منسوخ نہیں فرمایا اور معترض کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ چونکہ بعد میں مجھے اس قاعدہ میں کہ غیر نبی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا غلطی معلوم ہوئی اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے اسلئے میں نے باوجود غیر نبی ہونے کے اپنے آپ کو مسیح سے افضل لکھ دیا بلکہ اسکی بجائے یہ فرماتے ہیں۔ "مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور سے نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے

کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسیح ناصریؑ سے اپنے آپ کو اس واسطے افضل نہیں قرار دیا کہ بعد میں آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ غیر نبی نبی سے افضل ہو سکتا نہیں بلکہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی وحی نے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا۔ پس حقیقۃ الوحی کا یہ حوالہ جس میں فضیلت بر مسیح ناصریؑ کے متعلق ذکر ہے صاف طور پر یہ بھی بتا رہا ہے کہ نبوت کے مسئلہ میں تبدیلی ہوئی یعنی تریاق القلوب کے زمانہ تک آپ اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے لیکن بعد میں نبی سمجھنے لگ گئے اور یہ تو میں اوپر بتا ہی آیا ہوں کہ یہ تبدیلی صرف نام کے متعلق تھی اصل حقیقت پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑا۔

دعویٰ نبوت کے متعلق حضرت صاحب کی کوئی تحریر منسوخ نہیں

اس جگہ اس اعتراض کا جواب دینا بھی ضروری ہے کہ اگر جو کچھ ہم کہتے ہیں سچ مانا جاوے تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت کے متعلق ابتدائی تحریرات کو منسوخ سمجھنا پڑتا ہے۔ اسکے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے اگر واقعی حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی پہلی تحریر پچھلی تحریر کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہے تو پھر اسکے منسوخ ماننے کے بغیر چارہ نہیں مثلاً آپ لوگ بھی مانتے ہیں کہ مسیح ناصریؑ کے دوبارہ آنے کے متعلق جو حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے وہ منسوخ شدہ ہے تو اگر اسی طرح کسی اور تحریر کو منسوخ شدہ مان لیا جاوے تو کوئی جائے اعتراض نہیں لیکن آپ خاطر جمع رکھیں ہم اس معاملہ میں حضرت صاحب کی کسی تحریر کو منسوخ شدہ نہیں سمجھتے ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریرات کے وہی معنی کرنے چاہئیں جو آپ نے خود ہم کو سکھائے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر ہم کو کسی تحریر کے منسوخ سمجھنے کی ضرورت پیش آتی تو وہ ایسی تحریریں تھیں جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے نبوّت سے انکار کیا ہے مگر ہم تو ان کو بھی منسوخ شدہ نہیں مانتے بلکہ ان کے سچا ہونے پر بھی اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح بعد کی تحریرات پر ایمان لاتے ہیں۔ ہاں ان کے معنی وہ کرتے ہیں جو حضرت صاحب نے ہم کو سکھائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"جس جس جگہ میں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں

مستقل طور پر نبی ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ نے ہمارے ہاتھ میں تمام انکاری حوالجات کے معنی کرنے کی کلید .... دیدی ہے پس ہم پہلے یا پچھلے کسی حوالہ کو منسوخ شدہ نہیں مانتے کیونکہ اس حوالہ کی رو سے تمام انکاری حوالجات میں جس چیز کا انکار ہے وہ صرف یہ ہے کہ حضرت صاحب صاحب شریعت نہیں اور یہ کہ آپ مستقل نبی نہیں یعنی آپ نے نبوّت کا انعام براہِ راست نہیں پایا اور ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسا انکار ہے جس پر حضرت صاحب آخر تک قائم رہے اور ہم آج تک قائم ہیں پس ہم کسی انکاری حوالہ کو منسوخ نہیں سمجھتے اور اگر کوئی ہماری طرف یہ عقیدہ منسوب کرتا ہے تو وہ غلط کہتا ہے ہاں نبوّت کی تعریف کے متعلق ہم تناقض کے قائل ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ عام مشہور تعریف کی بنا پر نبی کے لئے شارع ہونا یا مستقل ہونا ضروری خیال کرتے تھے اور بعد میں اس خیال میں تبدیلی کی جیسا کہ مفصل اوپر بیان ہو چکا ہے۔

ایک اور اعتراض ہے کہ جو غیر مبایعین کی طرف سے عام طور پر کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ ہمارے یعنی مبایعین کے معتقدات کی رو سے حضرت صاحب کی تحریرات میں تناقض ماننا پڑتا ہے اور نیز یہ ماننا پڑتا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک حضرت مسیح موعودؑ اپنے دعویٰ سے بے خبر رہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں تناقض واقعی ہو اس سے ہرگز انکار نہیں ہو سکتا خاصکر جب خود حضرت مسیح موعودؑ اس تناقض کو قبول کرلیں نیز اگر غور سے دیکھا جاوے، تو نبوّت کی تعریف کے متعلق جو تناقض ہے وہ کوئی قابل اعتراض تناقض نہیں بلکہ کہ سکتے ہیں کہ وہ تناقض ہی نہیں کیونکہ پہلا قول تو عام عقیدہ کی بنا پر ہے اور بعد کا قول اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہے۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی تحریرات میں جو تناقضات وارد ہوئے ہیں ان کی اسی طرح تاویل فرمائی ہے۔

حضرت صاحب کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

دوسرا پہلو اعتراض کا یہ ہے کہ اگر اس معاملہ میں تناقض مانا جاوے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے دعویٰ کے متعلق اتنا عرصہ بے خبر رہے حالانکہ آپ خود اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں کہ نبی کو اپنے دعویٰ کے متعلق غلطی نہیں لگتی خواہ اور باتوں میں لگ جاوے۔ اسکے جواب میں اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ ہم پر ایک سراسر الزام ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنا نبوت کا دعویٰ نہیں سمجھے اور اس سے بے خبر رہے ہمارا یہ ایمان ہے کہ ابتداء سے ہی حضرت مسیح موعودؑ اپنا نبوت کا دعویٰ سمجھے ہوئے تھے یعنی حقیقت کی رو سے اور اس کا اظہار بھی فرماتے رہے۔ اور ظاہر ہے کہ دعویٰ تو اصل حقیقت سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ نام سے اور جو نبوت کی اصل حقیقت ہے اسکے حضرت مسیح موعودؑ شروع سے لیکر اپنے وصال تک مدعی رہے کیونکہ ہمارے نزدیک تو کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانے کا ہی نام نبوت ہے سو حضرت مسیح موعود ابتدائے دعویٰ سے اس حقیقت کے مدعی رہے اور اس حقیقت سے کبھی بھی انکار نہیں کیا۔ جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے وہ اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جب ہم یہ کہیں کہ حضرت صاحب نے شروع میں اس حقیقت کا انکار کیا اور بعد میں اقرار لیکن ہم تو آپ کا شروع سے آخر تک ایک ہی دعویٰ مانتے ہیں اور دعویٰ میں کسی تبدیلی کے قائل نہیں باقی ہاں بے شک ایک وقت تک آپ نے اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال نہیں کیا اسکے ہم قائل ہیں لیکن اس سے اصل دعویٰ پر کوئی اثر نہیں پڑتا دعویٰ بہرحال شروع سے آخر تک ایک ہی رہا۔ اسکی مثال یوں سمجھئے کہ حضرت کرشن ابتدا زمانہ میں ہندوستان میں مبعوث ہوئے وہ نبی تھے حضرت صاحب نے انکو نبی مانا ہے لیکن انہوں نے کبھی اپنے متعلق نبی لفظ کا استعمال نہیں کیا کیونکہ انکی زبان عربی یا عبرانی نہ تھی بلکہ ہندی تھی۔ انہوں نے صرف حقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہوگا یا اپنے لئے نبی کا کوئی مترادف لفظ مثلاً اوتار وغیرہ استعمال کیا ہوگا۔ نبی کا لفظ بہرحال استعمال نہیں کیا لیکن باوجود اس کے

وہ نبی تھے اور ہم ان کو نبی مانتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرنا یا نہ کرنا اصل دعویٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا کیونکہ دعویٰ حقیقت کا ہوتا ہے نام کا نہیں ہوتا پس جب مسیح موعودؑ شروع سے لیکر آخر تک حقیقت نبوّت کے مدّعی رہے تو یہی کہا جائیگا کہ آپ شروع سے نبوّت کے مدعی رہے اور یہ کہ آپ کے دعویٰ میں تبدیلی نہیں آئی خواہ آپ نے ایک عرصہ تک اوائل میں نبوّت کی کوئی اور تعریف سمجھنے کی وجہ سے اپنے اوپر نبی کا لفظ استعمال نہ فرمایا ہو۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فرمان بالکل سچ ہے کہ نبی کو اپنے دعویٰ کے متعلق غلطی نہیں لگتی مگر اسکی وجہ سے ہم کسی الزام کے نیچے نہیں آتے اور نہ ہی حضرت صاحبؑ پر کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے کیونکہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ کو بھی اپنے دعویٰ کے متعلق غلطی نہیں لگی کما مرّ۔ اور اگر یہ کہو کہ اس اصول کے ماتحت آپ کو نبی کے لفظ کے متعلق بھی غلطی نہیں لگنی چاہیئے تھی تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ بہرحال حضرت صاحب کو مسیح موعودؑ تو آپ لوگ بھی مانتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعودؑ کا نام اپنے اوپر چسپاں کرنے کے متعلق آپ کو غلطی لگی اور آپ برابر بارہ برس تک اس غلطی پر جمے رہے ہاں حقیقت دعویٰ کے متعلق اس موقع پر بھی کوئی غلطی نہیں لگی کیونکہ آپ براہین کے زمانہ سے بلکہ اس سے پہلے کے زمانہ سے اس بات کے مدعی تھے کہ میرے اندر مسیحی روح ہے اور یہ کہ مسیحؑ اور میں ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں اور یہ کہ روحانی طور پر مسیحؑ کے ہاتھ پر جو وعدہ مقدر ہے وہ میرے ہی ذریعہ سے پورا ہوگا چنانچہ آپ نے ان خیالات کا نہ صرف براہین احمدیہ میں بلکہ براہین سے بھی پہلے کے بعض اشتہارات میں اظہار کیا۔ ہاں بے شک ابتدا میں مسیح موعودؑ کا نام اپنے اوپر چسپاں نہیں کیا اور اسی وجہ سے مسیح ناصریؑ کی آمد کے منتظر رہے۔ غرض یہ کہ یہ جو حضرت صاحبؑ نے لکھا ہے کہ نبی کو اپنے دعویٰ کے متعلق غلطی نہیں لگتی اسکے اگر یہ معنی ہیں کہ لفظ کے متعلق بھی کوئی غلطی نہیں لگ سکتی تو یہ بالبداہت غلط ہے کیونکہ آپ لوگ ہی کے مسلّمات اور واقعات اسکی تردید کر رہے ہیں اور اگر یہ معنی لئے جائیں کہ حقیقت کی رو سے غلطی نہیں لگتی

تو یہ بے شک درست ہے مگر اسکی رو سے ہم پر اعتراض نہیں پڑتا کیونکہ ہم حقیقت کی رو سے شروع سے لیکر آخر تک حضرت صاحب کا ایک ہی دعویٰ سمجھتے ہیں۔ یہ ہم پر ایک سراسر الزام ہے کہ ہم دعویٰ میں کسی تبدیلی کے قائل ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ عوام کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے اور ان کے جذبات کو ابھارنے کے لئے ہماری طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے مگر تمام ناظرین سن رکھیں کہ ہم علی الاعلان اس الزام سے اپنی بریت اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

دو یکجائی طور پر لاجواب حوالے

اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے دو ایسے حوالے لکھتا ہوں کہ اگر ہمارے غیر مبایعین احباب تعصب کے خیالات سے الگ ہو کر انپر یکجائی نظر ڈالیں تو خدا کے فضل سے ممکن نہیں کہ نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق وہ کسی شک میں رہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library

”نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو“ (براہین پنجم صفحہ ۱۳۸)

ناظرین یاد رکھیں کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ شریعت کا لانا یا کسی دوسرے رسول کے تابع نہ ہونا نبی کے لئے ضروری نہیں بلکہ کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانا ہی نبوت ہے۔

دوسرا حوالہ جو وہ بھی اوپر علیحدہ طور پر بیان کیا جا چکا ہے یہ ہے:-

”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اسکے واسطہ سے خدا سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی

نہیں کیا،، (ایک غلطی کا ازالہ)

لفظ مستقل کی اصطلاح اوپر گذر چکی ہے یعنی یہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ مستقل نبی سے حضرت صاحب ایسا نبی مراد لیا کرتے تھے جو براہ راست بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے خدا سے انعام پاوے۔ اب ان دونو حوالوں کو اگر یکجائی طور پر دیکھا جاوے تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ صاف الفاظ میں یہ بتا رہے ہیں کہ صرف کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانا ہی نبوّت ہے نبی کے لئے شارع ہونا یا مستقل حیثیت رکھنا ضروری نہیں۔ دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں مینے اپنے متعلق نبوّت کا انکار کیا ہے تو صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں ہوں اور یہ کہ مَیں مستقل حیثیت نہیں رکھتا یعنی براہ راست فیض پانیوالا نہیں۔ لیکن مَیں ان معنوں میں نبی ہوں کہ آنحضرت صلعم کے واسطہ سے مینے علم غیب پایا ہے۔ ان دونو کو ملا کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں جہاں لفظ نبوّت سے انکار کیا ہے وہاں صرف صاحب شریعت ہونے اور مستقل ہونے کا انکار ہے اور چونکہ دوسری جگہ آپنے خود ہم کو بتایا ہے کہ صاحب شریعت ہونا یا مستقل ہونا نبی کے لئے ضروری نہیں یعنی انکے بغیر بھی نبی ہو سکتا ہے لہٰذا معلوم ہُوا کہ آپنے دراصل نبوّت کا انکار نہیں کیا بلکہ ایک ایسی زائد چیز کا انکار کیا ہے جو نبی کے لئے ضروری نہیں۔ ان حوالوں سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اوائل میں جو حضرت مسیح موعودؑ اپنے متعلق لفظ نبی یا رسول کا اطلاق ناجائز سمجھتے رہے اور اپنے نبی ہونے کا انکار کرتے رہے ہیں تو وہ صرف اس خیال سے کرتے رہے کہ آپ عام عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتے تھے کہ شاید نبی کے لئے شارع ہونا یا مستقل ہونا ضروری ہے تبھی تو آپ فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں مینے نبوّت سے انکار کیا صرف ان خاص معنوں میں کیا ہے اور جب بعد میں یہ ثابت ہو گیا کہ جس چیز سے انکار تھا وہ نبوّت کے لئے ضروری نہیں تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نبوّت سے کبھی بھی انکار

نہیں ہوا صرف لفظ نبوّت سے ہوتا رہا ہے۔ ہمارے غیر مبایعین احباب کو یوں غور کرنا چاہیئے کہ جو بھی وہ سخت سے سخت نبوّت کے انکار میں حوالہ دیکھیں تو پیشتر اسکے کہ کوئی نتیجہ نکالیں اس ایک غلطی کے ازالہ والے اور براہین پنجم والے حوالہ پر بھی ایک نظر ڈال لیں پھر انکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صاحبؑ کس چیز کا انکار کر رہے ہیں اور یہ کہ جس کا انکار کر رہے ہیں اسکے انکار سے کیا نبوّت کا انکار لازم آتا ہے یا صرف ایک ایسی چیز کا جو نبوّت کے لئے شرط نہیں بلکہ ایک زائد چیز ہے جو بعض نبیوں میں پائی جاتی ہے اور بعض میں نہیں پائی جاتی اگر کسی زائد چیز کا انکار ہے تو پھر نبوّت کا انکار نہ ہوا بلکہ صرف اس زائد چیز کا ہوا اور ہمارے مبایعین احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ جب کبھی کوئی غیر مبایع انکے سامنے ایک چھوڑ دس ہزار ایسے حوالجات پیش کر دے جنمیں نہایت صراحت اور سختی کے ساتھ حضرت صاحبؑ نے اپنے لئے نبوّت کا انکار کیا ہو بلکہ نبوّت کے مدّعی کو کافر اور کذّاب کہا ہو تو بالکل گھبرائیں نہیں بلکہ اس غیر مبایع سے یہ پوچھیں کہ ان حوالجات میں نبوّت کا اقرار ہے یا انکار۔ وہ ضرور یہ جواب دیگا کہ نبوّت کا اقرار کیسا ان میں تو صاف انکار ہے تو پھر اس سے کہو کہ اچھا جب انکار ہے تو حضرت صاحبؑ ایک غلطی کے ازالہ میں صاف لکھتے ہیں کہ جہاں جہاں مینے نبوّت سے انکار کیا ہے وہاں صرف اس بات کا انکار کیا ہے کہ میں صاحبِ شریعت رسول نہیں اور یہ کہ میں مستقل نبی نہیں یعنی مینے براہِ راست نبوّت نہیں پائی اسکے بعد اُسے محبت کے ساتھ سمجھائیں کہ جب ہم کو معلوم ہو گیا کہ جہاں جہاں حضرت صاحبؑ نے نبوّت سے انکار کیا ہے وہاں صرف صاحبِ شریعت ہونے اور مستقل طور پر نبی ہونے کا انکار کیا ہے تو اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ آیا جس چیز کا انکار کیا ہے وہ نبوّت کے اندر شامل ہے یا ایک زائد چیز ہے اگر تو وہ نبوّت کے اندر شامل ہے اور جب تک وہ ساتھ نہ ہو کوئی نبی نبی نہیں کہلا سکتا تو واقعی یہ ماننا پڑیگا کہ اس چیز کے انکار سے نبوّت کا انکار لازم آ گیا لیکن

اگر جس چیز سے انکار کیا گیا ہے وہ ایک زائد چیز ہے اور ہر نبی میں پائی جانی ضروری نہیں ہے تو پھر اسکے انکار سے نبوّت کا انکار لازم نہیں آتا۔ اسکے بعد براہین پنجم اور اسی قسم کے دوسرے حوالے پیش کرو جہاں حضرت مسیح موعودؑ صاف فرماتے ہیں کہ نبی کا صاحبِ شریعت ہونا یا مستقل ہونا ضروری نہیں اور پھر اسے سمجھاؤ کہ جب یہ معلوم ہو گیا کہ جس چیز کا انکار ہے وہ نبوّت نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت صاحبؑ نے نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ ایک زائد چیز کا انکار کیا ہے۔ خوب یاد رکھو یہ دو حوالے جو پیش کئے گئے ہیں ایسے زبردست ہیں کہ تاویل کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے کیونکہ ایک تو ہم کو واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ جہاں جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے نبوّت کا بظاہر انکار کیا ہے وہاں صرف اس بات کا انکار کیا ہے کہ آپ مستقل یعنی براہ راست نبوّت پانے والے نبی نہیں اور دوسرا حوالہ کمال صفائی کے ساتھ یہ بتا رہا ہے کہ نبی کے لئے مستقل ہونا ضروری نہیں بلکہ نبوّت صرف کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانے کا نام ہے پس معلوم ہُوا کہ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں بھی نبوّت سے انکار نہیں کیا بلکہ ایک زائد چیز کا انکار کیا ہے جو ہر نبی میں پائی جانی ضروری نہیں۔ اس موقع پر پہنچکر غیر مبایع اغلباً یہ کہیگا کہ براہین احمدیہ پنجم وغیرہ میں صرف لغوی نبوّت کا ذکر ہے نہ کہ اصطلاحی نبوّت کا اور یہ کہ اصطلاحی نبوّت کا تو اُن حوالجات میں ذکر ہے جن میں آپ نبی کے لئے شارع ہونا یا کم از کم مستقل ہونا ضروری قرار دیتے ہیں چنانچہ وہ الحکم والا حوالہ اور اسی قسم کے دوسرے حوالجات پیش کریگا اسپر اسی جرح کو اختیار کرو جو میں اوپر اسکے متعلق کر آیا ہوں۔

پھر علاوہ اس جرح کے جو اوپر گذر چکی ہے ایک اور بات بھی ہے کہ جو صاف ظاہر کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ محض لغوی معنوں میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے بلکہ اصطلاحی معنوں میں بھی نبی سمجھتے تھے اور یہ تو میں اوپر لکھ ہی آیا ہوں کہ دراصل لغوی معنوں میں نبی کی تعریف اور اصطلاحی تعریف میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جو اصطلاحی تعریف ہے وہی لغت کی کتابوں میں بھی واقع ہوئی ہے

حضرت صاحبؑ نے اپنے آپ کو زمرہ انبیاء میں شامل قرار دیا ہے

ہاں اگر لغوی معنوں سے وہ معنی مراد لئے جاویں جو کہ لفظ نبی کے اصل روٹ کی بنا پر ہیں یعنی صرف خبر دینے والا تو پھر واقعی لغوی معنوں میں اور اصطلاحی معنوں میں فرق سمجھا جائیگا کیونکہ اصطلاحاً نبی صرف خبر دینے والے کو نہیں کہتے بلکہ اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا کی طرف سے مبعوث ہو اور اُسے کثرت کے ساتھ امورِ غیبیہ پر اطلاع دی جاوے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اصطلاح کی بھی بنیاد کسی لفظ کی لغوی روٹ پر ہی ہوتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ اصطلاح میں ایک خاص خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے جو روٹ میں نہیں آتی اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ لغت میں الفاظ کے صرف روٹ کے معنی ہی نہیں دیئے ہوتے بلکہ وہ معانی بھی مذکور ہوتے ہیں جو اصطلاحاً اس لفظ کی روٹ سے آگے پیدا کر لئے گئے ہیں جیسا کہ مثلاً صرف روٹ یعنی اصل کے لحاظ سے تو نبی کے معنی صرف خبر دینے والے کے ہیں لیکن یہ نہیں کہ لغت میں صرف یہی معنی مذکور ہوں بلکہ لغت اس لفظ کے اصطلاحی معنی بھی بتائے گی یہی وجہ ہے کہ ہم کو زبان کی اصطلاحات کے دیکھنے کے لئے بھی لغت کی طرف ہی رُخ کرنا پڑتا ہے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی اصل بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو اصطلاحاً بھی نبی سمجھتے ہیں اس کا ثبوت علاوہ اسکے جو گذر چکا ہے، یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو زمرہ انبیاءؑ میں سمجھتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ بلحاظ نفس نبوت کے آپ اپنے آپکو ویسا ہی نبی سمجھتے تھے جیسے کہ اور نبی ہو گذرے ہیں کیونکہ اگر آپ اپنے آپکو اصطلاحاً نبی نہ سمجھتے تو پھر کسی صورت میں بھی آپ اپنے آپکو زمرہ انبیاءؑ میں شمار نہ کرتے اور قرآن شریف کی جو آیات خاص انبیاء اور رسولوں کے متعلق آئی ہیں ان کو اپنے اوپر نہ چسپاں کرتے مگر آپ نے ایسا کیا مثلاً آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا،

پس ایسے شخص جو میرے پر اعتراض کرتے وقت یہ بھی نہیں سوچتے کہ یہی اعتراض بعض اَور نبیوں پر بھی وارد ہوتا ہے وہ سخت خطرناک حالت میں ہیں اور اندیشہ ہے کہ دہریہ ہو کر نہ مریں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸)

دیکھئے اس حوالہ میں کس صراحت کے ساتھ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ زمرہ انبیاءؑ میں شامل قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اَور نبی پر وہی اعتراض نہ وارد ہوتا ہو پھر فرماتے ہیں "یہی اعتراض بعض اَور نبیوں پر بھی وارد ہوتا ہے" ان دونو فقروں میں لفظ اَور قابل غور ہے۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ دوسرے نبیوں کی طرح اپنے آپکو نبی نہ سمجھتے تھے تو اَور کا لفظ ہرگز نہ لکھتے۔ کیونکہ اگر کوئی اعتراض کسی غیر نبی پر وارد ہو تو وہ اس کے جواب میں یہ تو کہہ سکتا ہے کہ یہ اعتراض نبیوں پر بھی پڑتا ہے پس اگر مجھ پر بھی یہ وارد ہو گیا تو جائے اعتراض نہیں لیکن وہ یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ یہ اعتراض اور نبیوں پر بھی پڑتا ہے کیونکہ اَور کا لفظ صرف وہی شخص کہہ سکتا جو دوسرے نبیوں کی طرح اپنے آپ کو بھی نبی سمجھتا ہو۔

پھر فرماتے ہیں "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونیکے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو جسکی تم تکذیب کر رہے ہو" (تجلیات الٰہیہ)

اس حوالہ میں بھی کمال صراحت کے ساتھ ایک قاعدہ کلیہ کے ماتحت اپنے آپکو اور نبیوں کی طرح نبی قرار دیا ہے اور قرآنی آیت جو صرف رسولوں کے لئے ہے اپنے اوپر چسپاں کی ہے۔ غرض ایسے بہت حوالجات میں جن میں آپنے اپنے آپکو زمرہ انبیاءؑ میں قرار دیا ہے اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ آپ ہمیشہ مخالفوں کو کہا کرتے تھے کہ تم مجھے منہاج نبوت کے مطابق ناپو۔ یہ سب باتیں غور کے قابل

ہیں اگر آپ در اصل نبی نہ تھے تو کیوں آپ نے اپنے آپکو زمرہ انبیاء میں شامل قرار دیا اور کیوں ان آیات کو اپنے اوپر چسپاں کیا جو صرف رسولوں اور نبیوں کے متعلق ہیں اور کیوں اپنی صداقت کو منہاج نبوّت پر پیش کیا؟

اب میں ایک اور شبہ کو لیتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت صاحبؑ تو محدّث اور مجدّد تھے پس آپ کو بھی اور محدّثوں اور مجددوں کی طرح سمجھا جاویگا۔ اسکے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت صاحب بے شک محدّث بھی تھے اور مجدّد بھی۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نبی نہ تھے۔ خود نبی کریمؐ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے مجدّد کا لفظ استعمال کیا ہے (لیکچر سیالکوٹ) تو کیا اس سے یہ سمجھا جاویگا کہ آنحضرت صلعم نعوذ باللہ نبی اور رسول نہ تھے پس اسی طرح حضرت صاحب محدّث بھی تھے کیونکہ اللہ نے آپکے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کیا اور مجدّد بھی تھے کیونکہ آپکو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا اور نبی بھی تھے کیونکہ اللہ نے آپ کو اس نام سے یاد کیا اور کثرت کے ساتھ آپ کو امور غیبیہ پر مطلع فرمایا۔ اور یہ کثرت چونکہ دوسرے مجددین میں نہیں پائی جاتی جو اس اُمّت میں گذر چکے ہیں اسلئے وہ نبی کہلانے کے حقدار نہیں کیونکہ جو نبی کے لئے ضروری شرط ہے جب وہی ان میں نہ پائی گئی تو وہ نبی کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

اس اُمّت میں سوا حضرت مسیح موعودؑ کے اور کوئی نبی نہیں گذرا۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گذر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

اس تحریر میں حضرت صاحب کمال صراحت کے ساتھ یہ لکھتے ہیں کہ اُمّت محمدیہ میں صرف آپ ہی نبی ہوئے ہیں اور کوئی نبی نہیں گذرا اس سے بھی ظاہر ہے کہ

دوسرے مجدّدین کی طرح آپ صرف محدّث ہی نہ تھے بلکہ نبی بھی تھے۔ کیونکہ اس اُمّت میں محدّث تو اور بھی بہت سے گذرے ہیں اگر حضرت صاحب بھی صرف محدّث ہی تھے تو وہ امتیاز باطل ہو جاتا ہے جو آپنے اپنے اور دوسرے مجددین کے درمیان قائم کیا ہے اور اگر یہ کہو کہ حضرت صاحب کو امتیاز صرف اسقدر حاصل تھا کہ آپنے نبی کا نام پایا ورنہ حقیقت کے لحاظ سے فرق نہ تھا اور آپ بھی دوسرے مجدّدین کی طرح صرف محدّث تھے تو یہ صراحتاً غلط ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ صرف نام کا فرق نہیں بتاتے بلکہ صاف لکھتے ہیں کہ کثرت امورِ غیبیہ پر اطلاع پانا نبوّت کیلئے شرط ہے اور وہ میرے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اگر صرف نام کا فرق ہوتا تو یہ لکھتے کہ کثرت امورِ غیبیہ کی شرط تو ان میں بھی پائی جاتی ہے مگر مجھے نبی کا نام دیا گیا ہے اور انکو نام نہیں دیا گیا مگر آپ تو صرف نام ہی نہیں بلکہ حقیقت نبوّت کے متعلق بھی صاف کہتے ہیں کہ ان میں نہیں پائی جاتی پس فرق ظاہر ہے اور جب یہ فرق ہوا تو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت کے معنی کس طرح صرف محدّثیت کے کرسکتے ہیں فافہم۔

اب خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ نبوّت کا دعویٰ کیا ہے اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ابتدا میں گو آپ اپنے متعلق نبی کے لفظ کا انکار فرماتے رہے جسکی وجہ یہ تھی کہ عام عقیدہ کی بنا پر آپ نبی کے لئے شارع ہونا یا کم از کم براہِ راست نبوّت پانا ضروری سمجھتے تھے مگر جو اصل حقیقت نبوّت ہے اسکے آپ شروع سے ہی مدّعی چلے آئے ہیں اور اس لحاظ سے آپکے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی مگر گذشتہ انبیاء اور آپکی نبوّت میں ایک فرق ہے جو یاد رکھنا چاہیئے اور وہ یہ کہ گذشتہ انبیاءؑ براہِ راست بغیر استفاضہ کسی دوسرے نبی کے خدا سے انعام اور نبوّت پاتے تھے مگر آپنے جو کچھ پایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع اور پیروی سے پایا پس آپ مستقل نبی نہیں کہلا سکتے بلکہ آپ نبی بھی ہیں اور اُمتی بھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

حضرت صاحبؑ کی نبوّت اور گزشتہ انبیاءؑ کی نبوّت میں بلحاظ نفس نبوّت فرق نہیں صرف ذریعہ حصول میں فرق ہے۔

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی لئے میری طرح سے ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

گویا حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور گذشتہ نبیوں کی نبوت میں یہ فرق ہے کہ گذشتہ نبیوں نے کسی نبی کی پیروی کی وجہ سے نبوت نہیں پائی بلکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے یہ انعام پایا لیکن اب چونکہ خاتم النبیین کی بعثت ہو چکی ہے اس لئے براہِ راست نبوت پانے کا دروازہ بند ہے اب جو نبی بنیگا وہ آنحضرتؐ کی کمال پیروی سے ہی نبی بنیگا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اسی طرح نبی بنے اور ایسی نبوت حضرت صاحب کی اصطلاح میں ظلّی اور بروزی نبوت کہلاتی ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ یہ انعام آنحضرتؐ کی کمال پیروی سے ملا ہے اور اگر دیکھا جاوے تو یہ نبوت آنحضرتؐ کی نبوت سے علیحدہ کوئی نبوت نہیں بلکہ وہی ہے کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ نہیں اور اسی لئے ایسی نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں مگر ہاں حقیقی نبوت جسکے حضرت صاحبؑ کی اصطلاح میں معنی شریعت والی نبوت کے ہیں یا مستقل نبوت جسکے معنی (حضرت صاحب کی اصطلاح میں) ایسی نبوت کے ہیں جو براہِ راست ملے ضرور ختم نبوت کے منافی ہے اسی لئے اس کا دروازہ بند ہے۔

اسکے بعد اس شبہ کا بھی ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت صاحبؑ اپنی آخری تحریروں میں بھی جب کبھی اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال فرماتے ہیں تو ضروری اسکی کچھ نہ کچھ تشریح فرماتے ہیں اور کبھی تو ظلی کا لفظ ساتھ لگا دیتے ہیں یا کبھی غیر مستقل کا اور کبھی اُمتی کا وغیرہ وغیرہ؟۔ اسکے متعلق اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جسقدر ہدایت خلق اللہ کی تڑپ اللہ تعالیٰ کے مرسلوں کو ہوتی ہے اور کسی کو نہیں ہوتی۔ یہ لوگ

مخلوق خدا کو گمراہی اور ضلالت سے بچانے کے لئے انتہائی کوشش سے کام لیتے ہیں اور حتی الوسع یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے رستے کو صاف کریں اور انکے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا سامان نہ رہنے دیں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ بھی اسی سنّت کے ماتحت اس جذبہ اور خواہش سے پُر تھے اور جہاں کہیں آپ دیکھتے تھے کہ میرے کسی قول یا فعل سے یہ احتمال ہے کہ کسی کو کوئی دھوکا نہ لگ جاوے وہاں ضرور تشریح فرماتے تھے۔ یہی وجہ اس تشریح کی ہے۔ چونکہ عام طور پر مسلمانوں کے اندر یہ عقیدہ پھیلا ہُوا ہے اور آپ بھی اس بنا پر اس عقیدہ پر ایک وقت تک قائم رہ چکے تھے کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو شریعت میں کوئی تغیر تبدل کرے یا کسی نبی سابق کی اُمّت نہ کہلائے اسلئے آپ جہاں کہیں اپنی نبوّت کا ذکر فرماتے ساتھ ہی اسکی تشریح فرماتے تا کہ نبوّت کے لفظ سے لوگ اس نبوّت کا دعویٰ نہ سمجھ لیں جو انکے دماغوں میں سمائی ہوئی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر کسی شخص کے سامنے کوئی لفظ استعمال کیا جاوے تو وہ اس لفظ کے وہی معنی سمجھیگا جو اسکے خیال میں اس لفظ کے اصل معنی ہیں جبتک خود متکلم نہ بتاوے کہ میری اس لفظ سے یہ مراد ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کے مخالف علماء کی یہ عام عادت تھی اور اب تک ہے کہ عوام کو آپ سے متنفّر کرانے کیلئے یہ کہا کرتے تھے کہ دیکھو یہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ہے کیونکہ اس نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس عوام کو اس شر سے بچانے کیلئے بھی آپنے یہ احتیاط اختیار کی کہ جہاں کہیں اپنے متعلق نبی کا لفظ استعمال فرمایا وہاں اسکی مفصل تشریح کردی تا عوام اس دھوکے سے محفوظ ہو جائیں کیونکہ اگر حضرت صاحب مطلق نبی کا لفظ استعمال فرماتے اور اسکے ساتھ تشریحی الفاظ نہ لگایا کرتے تو مخالف مولوی خود حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات دکھا کر عوام کو دھوکے میں ڈال سکتے تھے لیکن موجودہ صورت میں وہ زبانی تو ہزار دھوکے دے جاویں لیکن حضرت صاحب کی کوئی تحریر دکھا کر دھوکا نہیں دے سکتے یہ جو ہم نے حضرت صاحب کی اس احتیاط کی وجہ بیان کی ہے یہ اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔ "جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے

ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونیکا دعویٰ کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں یا نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی ہوں جس طور سے ابھی ہم نے بیان کیا ہے'' (ایک غلطی کا ازالہ)

بالآخر میں ان اصطلاحات کا بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتابوں میں نبوّت کے متعلق اپنی طرف سے بیان فرمائی ہیں کیونکہ بعض وقت انکی لاعلمی کیوجہ سے بھی بعض لوگ غلطی میں پڑ جاتے ہیں کیونکہ اصطلاح تو وہ حضرت صاحبؑ کی لے لیتے ہیں لیکن اسکے معنی اپنی طرف سے کرتے ہیں حالانکہ حضرت صاحبؑ کی قائم کردہ اصطلاح کے معنی حضرت صاحب ہی کر سکتے ہیں

اصطلاحات مسیح موعودؑ	ان کے معنی جو خود حضرت مسیح موعودؑ نے کیئے
حقیقی نبوّت	ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی و رسول علی وجہ الحقیقۃ و الافتراء وترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب (انجام آتھم) یعنی جس نے بعد ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی طور پر نبی اور رسول کا دعویٰ کیا اور قرآن کو ترک کر دیا اور اسکی شریعت کو چھوڑ دیا تو وہ جھوٹا اور کافر ہے''۔ دیکھئے یہاں پر حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نبی کی اصطلاح قائم کر کے خود ہی اسکے معنی کر دیئے ہیں کہ صاحب شریعت نبی حقیقی نبوّت کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے نبوّت تامہ بھی رکھا ہے ملاحظہ ہو توضیح مرام صفحہ ۱۹)
مستقل نبی	''بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوّت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا

	اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہُوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی بلکہ وہ انبیاءؑ مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست اُنکو منصب نبوّت ملا (حقیقت الوحی صفحہ ۹۷)
ظلّی نبوّت	"ظلّی نبوّت جسکے معنی ہیں کہ محض فیض محمدیؐ سے وحی پانا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸) اس نبوّت کا نام حضرت صاحبؑ نے بروزی نبوّت بھی رکھا ہے
اُمّتی نبی	"جب تک اسکو اُمّتی بھی نہ کہا جاوے جسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرتؐ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست" (تجلّیات الٰہیہ صفحہ ۹)

یہ چند اصطلاحات ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے نبوّت کے متعلق قائم کی ہیں پس چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی عبارتوں کا ترجمہ کرتے ہوئے ہم ان اصطلاحات کے صحیح معنوں کو یاد رکھا جاوے ورنہ سخت دھوکے کا احتمال ہے مثلاً حضرت صاحبؑ نے یہ اصطلاح قائم کی کہ حقیقی نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت لاوے اب کوئی شخص اس اصطلاح کو تو لے لیکن اسکے معنی اپنی طرف سے کرے کہ سچ مچ کا نبی اور اس بنا پر یہ دعویٰ کرے کہ چونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے اسلئے معلوم ہُوا کہ آپ درحقیقت سچ مچ کے نبی نہ تھے - اسی طرح مثلاً حضرت صاحبؑ نے ایک اصطلاح مستقل نبی کی قائم کی ہے اور اسکے معنی ایسے نبی کے کیئے ہیں جو بغیر استفاضہ کسی نبی سابق کے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے نبوّت کا رتبہ اور انعام پاوے لیکن اگر کوئی شخص حضرت صاحب کی یہ اصطلاح لیکر اسکے یہ معنی کرے کہ مستقل نبی وہ ہوتا ہے کہ جو مستقل طور پر نبی رہے اور غیر مستقل وہ جسکی نبوّت کا دور تھوڑی دُور چلکر رہ جاوے اور اس بنا پر یہ

کہنا شروع کردے کہ چونکہ حضرت صاحب نے اپنے آپکو مستقل نبی نہیں مانا بلکہ غیر مستقل مانا ہے اسلئے معلوم ہوا کہ آپ کی نبوّت عارضی تھی تو یہ ایک صریح دھوکا ہوگا۔ کیونکہ اگر حضرت صاحب نے اپنے متعلق حقیقی نبی اور مستقل نبی کے الفاظ کا انکار کیا ہے تو انہی معنوں میں کیا ہے جو آپ نے ان اصطلاحات کے قائم کیئے ہیں یعنی صاحب شریعت نبی اور براہ راست نبوّت پانیوالا نبی۔ اور ظاہر ہے کہ ان معنوں کے لحاظ سے آپ واقعی غیر حقیقی اور غیر مستقل نبی تھے ورنہ ویسے تو آپ واقعی سچ مچ کے نبی تھے اور اسی طرح کے نبی تھے جس طرح اللہ تعالیٰ کے اور نبی گذرے ہیں ہاں صاحب شریعت نہ تھے بلکہ آنحضرت صلعم کے تابع اُمّتی نبی تھے۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ

اطلاع } اس رسالہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کا جواب' والا مضمون بوجہ عدم گنجائیش نہیں دیا جاسکا۔ انشاءاللہ اگلے نمبر میں آسکیگا ؎

ریویو

اٰیت المھدی حصّہ اوّل:۔ خدا جزائے خیر دے مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری احمدی کو آپ حتی الوسع سلسلہ حقّہ کی قلمی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے پاس ان کی تازہ تصنیف پہنچی ہے جس کا نام اٰیت المھدے حصہ اول۔ اس مختصر رسالہ میں لائق مصنّف نے مولوی ابو احمد رحمانی مونگیری کے ان اعتراضات کا محققانہ جواب دیا ہے جو مولوی ابو احمد نے ان لمھدینا اٰیتین الخ والی حدیث پر کیئے ہیں۔ شائقین ضرور منگوا کر مطالعہ کریں۔ رسالہ کا سائز بیس چھبیس 20×26 اور حجم ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی عمدہ ہے مگر پروف ریڈری اگر زیادہ احتیاط سے کی جاتی تو اچھا ہوتا۔ رسالہ مولوی عبد الماجد صاحب احمدی پروفیسر ٹی ان جبلی کالج بھاگلپور سے طلب کیجئے ؎

ماہوار رپورٹ بابت ترقی ریویو آف ریلیجنز قادیان

از ۵۔ اپریل سنہ ۱۹۱۸ء تا ۸۔ مئی سنہ ۱۹۱۸ء

گذشتہ دو رپورٹوں میں دکھایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تحریک وغیرہ پر ۱۱۴ خریدار اردو ریویو کے اور ۹۰ خریدار انگریزی ریویو کے آئے اب گذشتہ ماہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے اور مندرجہ ذیل احباب نے ذیل کی تعداد میں نئے خریدار بھیجے ۔

میاں نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس نواب شاہ سندھ ۳ خریدار اردو ریویو۔ بابو فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروز پور ایک اردو ایک انگریزی۔ چودھری سردار علی صاحب بمبئی تین اردو ریویو۔ میاں محمد اسمعیل صاحب بھاگلپوری کا جیسٹ ۔ ایک انگریزی پرچہ خود لیا ایک انگریزی خریدار دیا۔ منشی غلام رسول صاحب [illegible] دو خریدار اردو ریویو۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب نوشہرہ ۔ دو اردو ریویو۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ۳ ۔ مولوی فضل حق صاحب برادر منشی محمد الدین صاحب سابق میر آب نہر مہاجر قادیان منشی عنایت علی خاں صاحب ریاست پٹیالہ۔ بابو ظہور الحسن صاحب مالاکنڈ۔ میاں حبیب اللہ صاحب ضلع لدھیانہ مستری احمد الدین صاحب بھیرہ۔ مولوی محمد فاضل صاحب کبیر والہ۔ منشی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ایک ایک خریدار اردو اور بابو برکت علی صاحب شملہ اور مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری نے ایک ایک خریدار انگریزی ریویو عطا فرمایا ۔

علاوہ اسکے پانچ خریدار اردو ریویو اور دو خریدار انگریزی ریویو متفرق طور پر آئے ۔ مولوی علی احمد صاحب کی تحریک سے الہ آباد میں انگریزی اور اردو ریویو کی ایجنسی کمشن پر قائم ہوئی ہے۔ اگر دیگر انجمنیں بھی ایسا انتظام کریں کہ کسی غیر مستطیع دوست کی وساطت سے ریویو کی فروخت کا انتظام فرما دیں تو ایک تو ریویو کی اشاعت کا دائرہ وسیع ہوگا دوسرے اس غریب دوست کی مدد ہو جاوے گی۔ اسکے متعلق مینیجر ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان سے خط و کتابت ہونی چاہیئے ۔

خاکسار محمد نصیب ہیڈ کلرک دفتر ریویو قادیان ۔

ڈاکٹر کی ہدایت ۔ موسمی بخار بسمت زکام اور ہر قسم کی طاعون کے لیے باٹلی والا کا مکسچر چھوٹی بوتل یا بخار کی گولیاں قیمت عہ ۔ باٹلی والا کا بالمرت بچوں اور کمزور اشخاص کے لیے مقوی قیمت عہ ۔ باٹلی والا کی اصلی کونین کی گولیاں ایک اور دو گرین کی گولیوں کی بوتل ۔ باٹلی والا کا ایگیو مکسچر چھوٹی بوتل قیمت ۸ ۔ کاریل ہیضہ دستوں اور قے کیواسطے قیمت عہ ۔ دانتوں کا منجن قیمت ۴ ۔ مقوی گولیاں زرد ادر کمزور اعصاب کے لیے قیمت عہ ۔ داد کا مرہم داد اور خارش کے لیے قیمت ۴ ۔ یہ ادویہ ہندوستان میں سب جگہ فروخت ہوتی ہیں ۔ نیز ڈاکٹر ایچ۔ ایل باٹلی والا ورلی کلولینڈ ہل بمبئی سے مل سکتی ہیں ۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے | لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۷ — مئی سنہ ۱۹۱۸ء — نمبر ۵

مطابق شعبان المکرم سنہ ۱۳۳۶ھ

چندہ سالانہ ۲ ؍ — علاوہ محصول ڈاک ۴ ؍

فہرست مضامین

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library

اعلیحضرت خلیفۃ المسیح حکیم الامۃ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب کی مجرّب المجرّب ادویہ

ہم نے ناظرین کی خاطر اپنے اُستاد ی المکرم کے تمام عمر کے مجرّبات بطور ہدیہ رکھدیے ہیں۔ آپنے بیشک مجرّب ادویہ دیکھی ہونگی۔ مگر لاثانی وجود کی ایجاد بھی لاثانی ہوتی ہے جیسے فن طب میں بے مثل تھے ویسے ہی آپکے تیر بہدف نسخے بے مثل ہیں ؎

حبّ اکسیر جنین یہ گولیاں آپکی تمام عمر کی مجرّب المجرّب ہیں انکے استعمال سے خاص فضل ربّی سے کئی گھر بھرے ہوئے ہیں۔ جوکہ اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کیوجہ سے ویران تھے جنکی اولاد ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کردیتی تھی۔ یا قبل از وقت حمل ضائع ہوجاتے تھے یا کچھ دن پیدا ہونے کے بعد زندہ رہکر فوت ہوجایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے ناامید و مایوس ہوچکے تھے اب وہ گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالٰی بھرے ہوئے ہیں۔ فی تولہ عہ

حبّ بواسیر خونی کیسا ہی خون کیوں نہ جاتا ہو۔ انکے استعمال سے بند ہوجاتا ہے۔ اور دیر تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالٰی کلّی نجات ہوگی قیمت ۲۴ گولی عہ

حبّ جاوید ضعف دل و دماغ۔ جگر۔ جسم میں سستی کاہلی۔ چہرہ بے رونق۔ بدن نحیف۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی۔ معدہ میں فتور آگیا۔ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ بیٹھکر اُٹھنے سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاگیا۔ سر چکرا گیا۔ ان کیلئے حبّ جاوید کا استعمال کرنا تندرستی کا بیمہ کرنا ہے اور کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانا انکا فرض ہے قیمت ۴۰ گولیاں فی عہ

طحال پُرانی سے پُرانی طحال یعنی ہانجہ کیوں نہ ہو ۲۴ روز کے استعمال سے انشاء اللہ دور ہوجاتا ہے ۲۴ گولیاں ۸ عہ

مرہم پھوڑے پھنسی پرانے نئے زخم گندے سے گندے بلکہ ناسور تک بھی اسکے استعمال سے بالکل اچھے ہوجاتے ہیں۔ قیمت ڈبیہ عہ

تریاق معدی کمزوری معدہ۔ ضعف ہضم۔ پیٹ کا پھولنا۔ قراقر۔ قے۔ متلی۔ بدہضمی ترش ڈکار۔ معدہ کی خرابی سے بے ترتیبی پاخانہ۔ اسہال۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ ان امراض کے لئے ہے قیمت شیشی عہ

سرمہ نور کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔ قریب کی نظر۔ پڑوال۔ پھولا۔ رتوندی۔ لیسدار رطوبت کا جاری رہنا۔ آنسوؤں کا آنا۔ ان امراض میں آپ کا نہایت مجرّب المجرّب سرمہ ہے قیمت ۶ ماشہ صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ نظام جان۔ عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

۵؍

پین ہیلر

یہ ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی - درد - موچ - چوٹ - گٹھیا کے سب جوڑوں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی کے سبب سے کمر - کولہا پنجہ گردن یا اینٹھن وغیرہ سے جیسا بھی درد ہو پین ہیلر کے مالش سے فوراً جاتا رہتا ہے قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲/ محصول ڈاک ۵/ دیکھئے جناب یعقوب علیصاحب ایڈیٹر الحکم اپنے اخبار مورخہ ۷- اگست سنہ ۱۹۱۵ء میں کیا لکھتے ہیں:-

ڈاکٹر ایس کے برمن کا کامیاب علاج

مجھے ڈاکٹر ایس کے برمن کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم میں لکھنا پڑا ہے لیکن آج میں دلی شکر گذاری کے ساتھ ان کے کامیاب علاج کا ذکر کرتا ہوں - ناظرین الحکم کو معلوم ہوگا کہ میری اہلیہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے بیمار ہے سلسلہ کے معزز اور مخلص ڈاکٹروں اور طبیبوں نے ہماری ہمدردی اور توجہ سے اسکے علاج میں کوشش کی مگر انکی حالت صحت کی طرف نہیں آئی یہانتک کہ وہ چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہوگئیں اور ٹانگوں کے درد نے لاچار کردیا - میرے بچوں نے بطور خود ڈاکٹر برمن سے انکی دوائی دافعہ درد منگوائی اور اس کا استعمال شروع کیا خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحب کی دوائی میری اہلیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی - وہ مریضہ جو چارپائی سے اٹھ نہیں سکتی تھی میں دیکھتا ہوں وہ دن بدن اس بیماری سے نجات پارہی ہے - ایسی مفید دوائی کے لئے میں اپنے ناظرین کو سپارش کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی ادویات جو نہایت قیمتی اور مفید ہیں ضرورتاً استعمال کریں *

یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۲۷

بینظیر حمائل کا ایک صفحہ

اس کی کتابت ہو رہی ہے۔ یکم جون تک چھپائی انشاء اللہ شروع ہو گی۔ احباب کو پہلے بھی مطلع کیا گیا ہے۔ اور اب بھی کیا جاتا ہے۔ کہ بوجہ گرانی کے تعداد تھوڑی چھپوائی جائیگی۔ اسلئے درخواستیں جلد آنی چاہئیں قیمت ۸ روپے اور مجلد للعہ۔ عـا روپیہ پیشگی بھیجنے والوں کو ۸ ر فی حمائل رعایت ہوگی اگر نوٹوں کیلئے ورق لگانے ہوں تو عـہ زائد لیا جاویگا اور اعلیٰ کاغذ کی حمائل جو مجلد اعلیٰ اور مطلا ہوگی اسکی قیمت ۱۰ عہ ہوگی اسکے لئے پیشگی (وقف ۱۰ عہ) آنے ضروری ہیں۔ مجلد اعلیٰ پر خریدار کا

Digitized by Khilafat Library

أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۳﴾ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا
ہمسر حالانکہ تم جانتے ہو اور اگر ہو تم شک میں اس سے کہ اتارا ہم نے بندہ اپنے پر
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ ص وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن
پس لے آؤ کوئی سورۃ اسکی مانند سے اور پکارو اپنے شاہدوں کو سوائے اللہ کے اگر
كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۴﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي
ہو تم سچے پس اگر نہ کرو گے تم اور ہرگز نہ کر سکو گے تم تو ڈرو اس آگ سے
وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۵﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ
جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے اور خوشخبری دے ان
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے انکے بہشتیں ہیں چلتی ہیں انکے نیچے سے
الْأَنْهَارُ ط كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا لا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي
نہریں جب کبھی دیئے جاوینگے اسمیں سے میووں سے رزق کہیں گے یہ وہ ہے جو
رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ط وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ
دیئے گئے تھے ہم پہلے اور دیئے جاوینگے وہ ملتا جلتا اور واسطے انکے اسمیں جوڑے پاکیزہ ہیں اور
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۶﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً
وہ انمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیشک اللہ نہیں شرماتا یہ کہ بیان کرے مثال کوئی سی مچھر کی
فَمَا فَوْقَهَا ج فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ط وَأَمَّا
یا جو اس سے اوپر کی ہو تو جو ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے انکے رب سے اور جو
الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا م يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَّ
کافر ہوئے تو وہ کہتے ہیں کیا چاہا ہے اللہ نے اس مثال سے گمراہ ٹھیراتا ہے اسکے ذریعہ بہتوں کو
يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ط وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿۲۷﴾ الَّذِينَ يَنقُضُونَ
اور راہ دکھاتا ہے اسکے ذریعہ بہتوں کو اور نہیں گمراہ ٹھیراتا اسکے ذریعہ مگر فاسقوں کو جو توڑتے ہیں
عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ ق وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ
اللہ کا عہد پیچھے اسکی پختگی کے اور کاٹتے ہیں اسکو جسے حکم دیا اللہ نے کہ جوڑا جاوے
وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۲۸﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ
اور فساد کرتے ہیں زمین میں وہی ہیں ٹوٹا پانیوالے کیونکر کفر کرتے ہو

(۲۴) ۳/۲ و ۱۳/۴ و ۳۹/۴ و ۱۴/۱۱ و ۸۹-۹۰/۱۴ (کتب) تحفہ ۸۴ و نسیم ۶۱ و ضمیمہ پنجم ۳۰ و براہین ۲۲۰ و ۳۹۵ و ۴۶۶ و تریاق ۳۸ نور اول ۱۰۹ (۲۵) قر ۱۳۲ ... و براہین ۵۴۶ ج و سرمہ ۱۱ ح و فلاسفی ۸۵ و وحی ۲۳۸ (۲۶) قر ۳۱/۱۸ و ۲۴/۴۴ و ۴۷/۵۵ (یا) استثنا ۱۳/۲ و ۳/۴ و ۷/۸ و ۱۲/۲۲ و ۲۰/۱۶ و ۱۸/۹ و (خروج) ۸/۱۳ و قاضی ۱۲/۹ و احبار ... و حزقیل ۱۶ باب و ایوب ۱۵/۲۰ و متی ۲۹/۱۳ و لوقا ۲۴/۲۶ و مکاشفات ۲۲ باب (کتب) ازالہ ۱۳۶ و فلاسفی ۸۲ و ۹۱ (۲۷) قر ۱۲۶/۱۰ و ۸۹/۱۴ (کتب) ازالہ ۲۶ و جنگ ۱۲۶ (۲۸) قر ۱۱/۳ و ۱۴/۴ و ۲۶/۱۳ و ۹۴/۱۹ و ... و ۳۰/۴۲ و ۲۴/۳۰

نام بھی سنہری لکھوایا جائیگا۔ دیگر ہر قسم کی کتب اور فہرست احمدیہ بک ایجنسی پتہ ذیل سے طلب کریں:

محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان دار الامان

(مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و پبلشر صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے طبع ہوا)